کریم بخش خالد

ترجمہ: جناب رحمت فرخ آبادی ایم۔ اے

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سندھ کے ادبی سرمایہ کا جائزہ

سندھ میں اسلامی حکومت کی ابتدا پہلی صدی ہجری کے آخر میں ہوئی اور اس وقت سے اب تک سندھ تعلیم اور علمی تحقیق کا کام جاری ہے۔ دیبل، منصورہ، سیوہن اور بکھر میں اعلیٰ تعلیم کے بے مثال ادارے موجود تھے جہاں سندھی علما اور اساتذہ نے تاریخ و سوانح، تفسیر و حدیث اور فقہ و ادب کے شعبوں میں تحقیق اور تصنیف کا اعلیٰ معیار قائم کیا تھا۔ سطور ذیل میں ہم تمام شعبوں سے قطع نظر کر کے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق سندھ کے ادبی سرمائے کا ایک جائزہ پیش کرتے ہیں:

۱۔ مکاتیب النبی:۔ سندھ کے قدیم اور اولین اسلامی علوم کے علما میں سے کچھ لوگ سندھ سے نکل کر دیگر اسلامی علاقوں میں سکونت پذیر ہو گئے تھے، جہاں انھیں اپنے علم و فضل کی بدولت بین الاقوامی شہرت حاصل ہوئی۔ قدیم عربی کتب میں ایسے سندھی علما اور ان کی تصانیف کے بارے میں کافی تفصیلات ملتی ہیں، مثلاً ابوجعفر دیبلی اور ان کی کتاب "مکاتیب النبی" اور امام سعود بن شبیہ بن حسن سندھی کی کتاب "مقدمہ کتاب التعلیم" جو انھوں نے حضرت امام ابوحنیفہ کے نظریۂ تعلیم کی وضاحت میں لکھی تھی۔ علاوہ ازیں یہ حقیقت ہے کہ سندھی علما اور اساتذہ نے قرآن کریم اور سیرۃ النبی کے سلسلے میں کافی کتب تصنیف کیں۔

۲۔ قرآن کریم کے تراجم:۔ تاریخی معلومات کی بنیاد پر یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ دنیا میں سب سے پہلے قرآن کریم کا علاقائی زبان میں ترجمہ سندھ میں بہاری خاندان کے دور میں ہوا۔

اسی طرح قرآن کریم کے فارسی ترجمے کی سعادت سب سے پہلے حضرت مخدوم نوح ہالائی اور پھر سندھ کے جہانیاں خاندان کے ایک بزرگ ابوالفتح نظام الدین محمد مقبول عالم جلالی کو حاصل ہوئی جو بعد میں سندھ سے ہجرت کر کے احمد آباد (گجرات) چلے گئے تھے۔ یہاں یہ امر پیش نظر رہے کہ سیرۃ النبی کے سلسلے میں ابوجعفر دیبلی کی کتاب "مکاتیب النبی" سیرت پر اولین تصانیف میں شمار کی جاتی ہے۔

۳۔ سندھ کا علمی عروج:۔ جب سندھ کو ایک آزاد فضا میسر آئی تو یہاں علمی ترقی کو کافی عروج

حاصل ہوا۔ سندھ کی زرخیزی، مہمان نوازی اور علم دوستی کی وجہ سے ہر دور میں ایران اور دیگر ملکوں سے علما اور شعرا سندھ میں آکر آباد ہوئے اور انھوں نے اسے اپنا وطن مالوف قرار دیا۔

سندھ پر مغلیہ خاندان کی حکومت کے دور میں، احادیثِ نبوی کے سلسلے میں صرف تین کتابیں یہاں فارسی زبان میں لکھی گئی تھیں، ان کے نام یہ ہیں:

(الف) شرح مشکوٰۃ از مخدوم عبدالعزیز، ساکن کاہان ضلع دادو

(ب) حواشی متین از قاضی محمود، ساکن ٹھٹھہ

(ج) شرح اربعین از مخدوم رکن الدین ساکن ٹھٹھہ

۴۔ قدیم ادبی سرمایہ:۔ سیرۃ النبی کے سلسلے میں قدیم ادیبوں میں حضرت مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی کی علمی و ادبی کاوشیں لائق صد ستائش ہیں۔ وہ ایک بلند پایہ عالم، فقیہ اور مبلغ تھے۔ مخدوم صاحب کی تصانیف پرانے طرزِ تحریر کا نقش ہیں، اس کی بنیادی وجہ غالباً یہ ہے کہ اس دور میں وعظ کی صورت میں نظم کو سامعین عام طور پر پسند کرتے تھے۔ مخدوم صاحب نے اپنے دورِ شباب ہی میں ذوق و شوق اور دلجمعی کے ساتھ تصنیف و تالیف کے کام کی ابتدا کر دی تھی۔ اسلام کے ہمہ گیر اصولوں کو عام کرنے اور اختلاف رائے رکھنے والے علما اور صوفیا کو صراطِ مستقیم دکھانے کے لیے انھوں نے عربی، فارسی اور سندھی میں تقریباً ایک سو پچاس کتابیں تصنیف کیں، ان میں سیرتِ پاک کے متعلق ان کی مندرجہ ذیل کتابیں آج بھی عوام الناس میں بے حد مقبول ہیں:

(الف) بذل القوت فی حوادث سنی النبوت:۔ یہ کتاب برصغیر میں سیرۃ النبیؐ کے سلسلے میں غالباً سب سے پہلی تصنیف ہے جس میں آنحضرتؐ کی حیاتِ مبارکہ کے واقعات سال بہ سال ترتیب سے لکھے گئے ہیں۔ یہ کتاب عربی میں ہے اور اسے سندھی ادبی بورڈ حیدرآباد نے شائع کیا ہے۔ اس کا سندھی ترجمہ ماہنامہ "الرحیم" حیدرآباد میں اور اردو ترجمہ ماہنامہ "البلاغ" کراچی میں شائع ہو چکا ہے۔

(ب) حدیقتہ الصفا فی اسماء المصطفیٰ:۔ یہ کتاب عربی میں ہے اور اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ سو اکیاسی اسماء پیش کیے گئے ہیں۔

(ج) وسیلتہ الفقیر بشرح اسماء الرسول البشیر:۔ یہ کتاب فارسی میں ہے اور حدیقتہ الصفا کی شرح ہے۔

(د) خمسۃ العقائد : یہ کتاب عربی زبان میں ہے۔

(ه) وسیلۃ الغریب الی جناب الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم :۔ یہ کتاب فارسی میں ہے اور اس میں اہلِ بیت کی تاریخ اور فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ مولانا غلام مصطفٰے صاحب قاسمی ریسرچ پروفیسر جامعہ سندھ نے اس کتاب کا سندھی اور اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ اردو ترجمہ ۱۹۷۲ میں شائع ہو چکا ہے۔

(و) ذریعتہ الوصول الی جناب الرسول :۔ سیرۃ النبی پر یہ کتاب بھی عربی میں ہے۔

(ز) قول العاشقین : یہ کتاب مخدوم صاحب نے ۱۱۴۲ھ میں لکھی تھی جس میں مدح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن وسنت کی روشنی میں جائز قرار دیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس زمانے میں اہلِ علم کی ایک جماعت ٹھٹھے میں مخدوم صاحب کے پاس آئی اور ان سے کہا کہ کچھ علما میلاد و مدح رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان کا روزگار بند ہونے کا خطرہ ہے، ان علما کا خیال تھا کہ حمد وثنا صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ بشر ہیں، اس لیے ان کی مدح نہ کرنا چاہیے۔ یہ کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

۵۔ مجموعۂ مولود :۔ سندھی ادب کے ابتدائی سرمائے میں مولود کی صنف بھی بہت مقبول اور مشہور تھی۔ مولود کے معنی ہیں وہ نظم جس میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے سلسلے میں خوشی اور مسرت کا اظہار ہو۔

پرانا ہالا کے مخدوم عبدالرؤف بھٹی (۱۶۸۲ تا ۱۷۵۲ء) کے کہے ہوئے مولود سندھ میں بہت مشہور اور مقبول ہیں اور ہر جگہ ان کو ترنم سے پڑھا جاتا ہے۔ اسی طرح ان کی "مدحوں" (در مدح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) بھی بہت مشہور ہیں۔ ان مدحوں میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے بارے میں خوشی اور مسرت کا اظہار ہے لیکن زیادہ تر آپ کی محبت اور زیارت کے لیے سچا اور کامل شکوہ ظاہر کیا گیا ہے۔ بعض مولودوں میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کے واقعات بھی بیان کیے گئے ہیں مثلاً آپؐ کی شادی اور معجزات وغیرہ۔ مدحوں میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ اور روحانی نصیحتوں کا بیان ہے۔ اس کے علاوہ حج کو جانے کے بارے میں جو واقعہ بطور مدح بیان کیا گیا، ان میں اسی راستے کا بیان ہے جو اس زمانے میں حجاج استعمال کرتے تھے۔

۶۔ کنز العبرت :۔ اسی زمانے کے ایک اور بزرگ مخدوم عبداللہ واعظ المعروف بہ میاں

موریو تھے جو ۱۱۵۰ھ بمطابق ۱۷۳۷ء میں ٹھٹھے میں پیدا ہوئے۔ یہ مشہور سندھی عالم میاں ابوالحسن کے بھانجے تھے۔ ان کی کتاب کنز العبرت ۱۱۷۵ھ میں مکمل ہوئی۔ اس کتاب کی دوسری جلد میں دیگر اہم باتوں کے ساتھ حج کی حقیقت، خانہ کعبہ کی تعمیر، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور وصال، ازواجِ مطہرات کے بارے میں تفصیل، اصحاب کرام اور رسولِ اکرمؐ کے بچوں کا ذکر ہے۔ اسی کتاب کی جلد اول میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعۂ معراج کی مکمل تفصیل، مشرکوں سے لڑائیاں اور آپؐ کی شجاعت کے بارے میں مفصل بیان ہے۔ کنز العبرت درحقیقت سیرۃ النبیؐ کے بارے میں ایک دائرۃ المعارف ہے۔ یہ کتاب پہلے قدیم سندھی طرزِ تحریر میں اور پھر بعد میں جدید سندھی زبان میں شائع ہوئی۔

۷۔ **قمر المنیر:۔** مخدوم عبداللہ کی دوسری کتاب قمر المنیر ہے۔ یہ عربی کتاب شرح سراج المنیر کا منظوم سندھی ترجمہ ہے جو بمبئی سے ۱۴ ربیع الثانی ۱۲۶۰ھ بمطابق ۳۱ مئی ۱۸۵۴ء کو شائع ہوا۔ چونکہ مخدوم عبداللہ عاشقِ رسولؐ کی حیثیت سے یہ کتاب لکھ رہے تھے، اس وجہ سے اس میں تشبیہوں، استعاروں اور تمثیلوں کا جا بجا استعمال کیا گیا ہے۔ طبیعت کی روانی اور فصاحت و بلاغت کے پیشِ نظر اس قدیم دور میں بھی دیگر عالموں اور شاعروں کی بہ نسبت مخدوم عبداللہ ایک پختہ اور تجربہ کار شاعر نظر آتے ہیں۔

۸۔ **مجموعو:۔** مخدوم عبداللہ کی ایک اور کتاب کا نام "مجموعو" (مجموعہ) ہے۔ یہ کتاب بھی لیتھو پر چھپی تھی اور اس میں پانچ مختصر کتابچے شامل ہیں، جن میں ایک کا نام غزوات ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کی جنگوں کے بارے میں ہے۔ دوسرے کا نام "شجاعت سید انام" ہے جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی طاقت اور پہلوانی کا تذکرہ ہے۔

۱۰۔ **سیر لبستان:۔** یہ کتاب سندھی نظم میں مولانا محمد حسین نورنگ زادہ نے فارسی کتاب قصص الانبیا سے ترجمہ کی ہے۔ یہ ترجمہ ۱۱۷۷ھ بمطابق ۱۷۶۳ء میں شائع ہوا۔ اس کتاب میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تک قرآن کریم اور احادیثِ نبویؐ سے معلومات اخذ کر کے لکھی ہیں اور ان سے اخلاقی نصیحتیں بیان کی ہیں۔ یہ کتاب پور بندر کاٹھیاواڑ سے شائع ہوئی تھی۔

۱۰۔ **شمائل نبویؐ:۔** یہ کتاب مولوی عبدالسلام مرحوم نے عربی سے سندھی میں ترجمہ کی تھی اور ۱۱۹۷ھ میں مکمل ہوئی۔ یہ کتاب بڑے سائز کے ۲۹۶ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں رسول اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کی سیرت وصورت کا تفصیل سے تذکرہ کیا گیا ہے کتاب سندھی نثر میں ہے لیکن اس زمانے کے دستور کے مطابق عبارت مقفع و مسجع ہے اور ہر سطر کے آخر میں "آ" کا قافیہ ہے جس کی وجہ سے عبارت پر نظم کا گمان ہوتا ہے۔

۱۱- مدح :- قدیم سندھی ادب میں "مولود" کی طرح "مدح" بھی ایک مشہور اور لوک صنف ادب ہے۔ سندھ کے ایک حکمراں میاں غلام شاہ کلہوڑہ نے حیدرآباد سندھ کے قلعے میں دورانِ قید ایک مدح لکھی، جو اپنی موزونیت، روانی اور رقت آمیز مضامین کی وجہ سے آج بھی سندھ میں عام طور پر مشہور ہے۔ یہ مدح یک بیتی ترجیع بند ہے جس میں ہر بیت کے بعد دوبارہ وہی ایک بند دہرایا جاتا ہے۔

۱۲- مشکوٰۃ المصابیح :- بارھویں صدی ہجری کے اواخر اور تیرھویں صدی ہجری کے اوائل میں ایک بالغ نظر محقق اور روشن خیال عالم، مٹیاری کے مخدوم محمد عثمان بن عبداللہ تھے، انھوں نے سندھ میں علمِ حدیث کی بڑی خدمت کی۔ مخدوم محمد عثمان نے مشکوٰۃ شریف سے احادیث کا انتخاب کر کے ان کے ۲۹۶ ابواب پر مشتمل ایک شرح لکھی جس کا نام انھوں نے "بیان معانی احادیث یا منتخبہ از مشکوٰۃ شریف" رکھا۔ یہ کتاب بروز ہفتہ ۲۹ ذوالحج ۱۲۰۰ھ کو مکمل ہوئی۔

۱۳- صحیح بخاری :- مخدوم محمد عثمان نے بروز پیر، ۲۳ شوال ۱۲۱۷ھ تک نصف سے زائد صحیح بخاری لکھی تھی، جس کا مسودہ آج بھی موجود ہے، اس پر مخدوم محمد اکرم نصرپوری کی شرح بھی نقل ہے۔

۱۴- شمائل ترمذی :- اسی طرح مخدوم محمد عثمان نے شمائل ترمذی کا بھی فارسی میں ترجمہ کیا تھا۔

۱۵- زبدۃ الموالید :- تیرھویں صدی ہجری میں ایک اور عربی تصنیف کا بھی پتا چلتا ہے جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک اور اسوۂ حسنہ کا ذکر خیر ہے۔ اس کتاب کا نام "زبدۃ الموالید" ہے اور اسے دائرہ شریف (اوڈیرو لعل) کے سید علی محمد شاہ (۱۲۲۶ھ تا ۱۲۸۷ھ) نے ۹ ربیع الاول ۱۲۸۱ھ کو مکمل کیا تھا۔

۱۶- سیرۃ رسول اکرمؐ :- یہ کتاب چودھویں صدی ہجری کے اوائل میں مولوی محمد عثمان کورواہی نے تصنیف کی اور کوٹری سے لیتھو میں شائع ہوئی۔

۱۷- حکایت الصالحین :- یہ کتاب مولوی ولی محمد نے عربی سے سندھی میں ترجمہ کر کے لکھی اس کتاب کے بیس ابواب اور ۵۱۸ صفحات ہیں۔ اس کتاب میں اخلاقی اور روحانی تعلیمات سے متعلق ابواب

بھی ہیں جو آپؐ سے پہلے کے انبیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اصحاب کرام کی تحریر کردہ اور روایت کردہ حکایات پر مشتمل ہیں۔ زمانۂ ماقبل میں علما اس کتاب کو بطور وعظ، عوامی اجتماعات میں پڑھتے تھے اور مکاتب و مدارس میں بھی بطور درس داخل نصاب تھی۔

۱۸۔ حیات النبیؐ :- سیرۃ النبی پر سندھی نثر میں گراں مایہ تصانیف ہیں، جن میں حیات النبی ساتویں مرتبہ ۱۹۷۱ء میں شائع ہوئی تھی۔ یہ کتاب مولوی حکیم فتح محمد سیوہانی کے رشحات قلم کا نتیجہ ہے اور یہ پہلی مرتبہ ۱۹۱۴ء میں شائع ہوئی تھی۔ زبان و بیان، اسلوب کی ندرت، مختلف موضوعات پر پیش کش، مدلل مضمون اور جواب مضمون کی وجہ سے یہ کتاب بہت اہمیت رکھتی ہے۔ حکیم فتح محمد سیوہانی مرحوم بذات خود علوم جدیدہ سے واقف، سیاسی کارکن اور مدرس تھے، جس کی وجہ سے اس کتاب کا انداز بیان دل نشین اور اثر انگیز ہے۔

حیات النبی کے بعد حکیم فتح محمد سیوہانی مرحوم نے ایک دوسری کتاب "اخلاق النبی" تحریر کی، جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ اور عادات و اطوار بیان کر کے آپ نے امتِ مسلمہ کو اپنی روزمرہ زندگی میں انھیں اپنانے اور ان پر عمل کرنے کی نصیحت کی۔

اس سلسلے کی تیسری اہم کتاب "سیرۃ النبی" ہے جس کی صرف دو جلدیں شائع ہوئی ہیں اور پھر اس کے بعد یہ سلسلہ ختم ہوگیا۔ یہ کتاب علامہ شبلی اور سید سلیمان ندوی مرحوم کی سیرۃ النبی کے انداز پر مولانا فضل احمد غزنوی نے تالیف کی ہے اور اسے نہایت ہی تفصیل سے قلم بند کیا ہے۔

قیامِ پاکستان سے پہلے حیدر آباد سندھ کی سندھ مسلم ادبی سوسائٹی نے جو مقصدی کتب کی نشر و اشاعت کا ایک اہم سلسلہ جاری کیا تھا، اس میں سیرۃ الرسولؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر کئی اچھی کتابیں شائع کی گئیں جن میں محمد بخش واصف کی کتاب ہمارے رسول (اسانجو پیارو رسول) ۱۹۳۵ء میں، دُرِّ یتیم ۱۹۳۸ء میں، نبیوں کے قصے (نبین جا قصا) ۱۹۳۹ء میں اور چالیس حدیثیں (چالیھ حدیثوں) ۱۹۴۰ء میں اور رسول پاکؐ ۱۹۴۰ء میں قابلِ ذکر ہیں۔

۱۹۔ افسانوی انداز :- اسی دور میں سندھ کے مشہور ادیب محترم محمد عثمان ڈیپلائی نے کئی کتب شائع کیں، جن میں نور توحید دو حصہ، جلوۂ اسلام، عروجِ اسلام اور شوکتِ اسلام بہت مشہور رہیں۔ اس کے علاوہ مولانا محمد عثمان ڈیپلائی نے حافظ عبداللہ بسمل کی مثنوی محمدی کے ساتھ مولانا دین محمد وفائی

مرحوم کی تصنیف تجرید بخاری کا خلاصہ بھی شائع کیا۔

۲۰- ہندوؤں کی عقیدت مندی :- سندھ کے ہندوؤں کی اکثریت بت پرست نہیں ہے، وہ صوفیانہ عقیدہ رکھتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ خیر اور سچائی جہاں سے بھی ملے، اسے قبول کر لیا جائے۔ وہ سندھ کے تقریباً تمام صوفی بزرگوں کی عزت کرتے ہیں اور اسی وجہ سے انھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی عقیدت ہے اور ان کا احترام کرتے ہیں۔

سندھی نثر میں ہندوؤں کی دو مختصر لیکن بہترین کتابیں موجود ہیں جو قیامِ پاکستان سے قبل شائع ہوئی تھیں۔ ان میں پہلی کتاب "محمد۔ رسول اللہ" ہے جو محترم لعل چند امرڈنو مل جگتیانی نے ۱۹۱۱ء میں شائع کرائی۔ جگتیانی تھیاسافی خیالات کے حامل تھے اور انھوں نے اسی نقطۂ نظر سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارک لکھی ہے۔

دوسری کتاب امر لعل وسن مل ہنگورانی وکیل نے "میر محمد عربی" کے نام سے ۱۹۴۷ء میں شائع کرائی۔ اس کتاب کا دیباچہ مرحوم مولانا دین محمد وفائی نے لکھا تھا۔ یہ کتاب ایک طرح سے شاہ عبداللطیف بھٹائی کے رسالہ "شاہ جو رسالو" کے ان اشعار کی شرح ہے جو انھوں نے در مدح رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کہے تھے۔

۲۱- قصیدہ بردہ :- یہ علامہ بوصیری کا مشہور نعتیہ قصیدہ ہے جس میں رسول اکرم صلی علیہ وسلم کی کی سیرتِ مبارکہ کا کافی تفصیل سے تذکرہ ہے۔ اس قصیدے کی مقبولیت کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے تراجم اور شرحیں دنیا کی مختلف زبانوں میں لکھی جا چکی ہیں۔

سندھ میں سب سے پہلے مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی مرحوم نے اس قصیدے کی مبسوط شرح لکھی۔ پھر مخدوم محمد شفیع نے اس کا سندھی میں منظوم ترجمہ کیا۔ اس کے بعد سندھی نعت کے عظیم ماہر مولوی علی محمد میری نے سندھی نظم و نثر میں اس کا ترجمہ کیا جو مولوی عبداللہ اثر نے ۱۹۴۷ء میں شائع کرایا۔

ڈوکری ضلع لاڑکانہ کے فقیر علی محمد قادری نے بھی اس قصیدے کا سندھی میں ترجمہ کیا تھا جو ان کے لڑکے میر محمد نے "بحر الاسرار قادری" کے نام سے شائع کیا۔

۲۲- قصیدہ بانت سعاد :- یہ عربی کا ایک اور مشہور قصیدہ ہے جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بہت پسند کیا تھا، اور اس کے مصنف شاعر کعب بن زہیر کو اپنی کملی اوڑھنے کو دی۔ اس قصیدے

کا منظوم سندھی ترجمہ مولوی عبداللہ اثر نے کیا ہے جو ابھی تک شائع نہیں ہوا ہے۔

۲۳- عشقِ حبیبؐ :- رومڑی کے قاضی علی اکبر درازی نے حضرت سچل سرمستؒ کے کلام سے محبتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق اشعار کا انتخاب کر کے اسے اپنے حج و زیارت کے سفرنامے میں درج کیا۔ عشق حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں یہ کتاب ایک بہترین پیش کش ہے۔

۲۴- کارنی :- مرحوم سرور سندھی غزل کے شاعر تھے لیکن اس کتاب میں آپ نے کارنی کی حیثیت سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شاہ عبداللطیف بھٹائی کے فلسفے کے مطابق پیش کیا ہے۔ یہ کتاب ۶۰-۱۹۵۹ء میں شائع ہوئی۔

۲۵- مدنی محبوب :- یہ کتاب سندھی شعرا کے نعتیہ کلام کے انتخاب پر مشتمل ہے اور اُسے ۱۹۶۲ء میں مرحوم سرور نے مکتبہ فروغِ ادب کراچی سے شائع کرایا۔

۲۶- سندھی لوک ادب :- سندھی لوک ادب سکیم کے مطابق ڈاکٹر نبی بخش بلوچ کی زیرِ نگرانی مولود، "معجزہ"، مناقیا، اور مدحوں اور مناجاتوں کے نام سے چار ضخیم جلدیں سندھی ادبی بورڈ نے شائع کیں۔

۲۷- تجرید بخاری :- سندھ میں علم حدیث کی ترویج و ترقی میں سب سے زیادہ خدمت مولانا دین محمد وفائی نے کی۔ مولانا وفائی مرحوم نے الہام باری کا سندھی میں ترجمہ کیا، لیکن برصغیر میں سب سے پہلے آپ ہی نے تجرید بخاری کا سندھی میں ترجمہ کیا۔ اردو اور برصغیر کی دوسری زبانوں میں تجرید بخاری کا ترجمہ بہت بعد میں ہوا۔ یہ کتاب سکھر کے حکیم عبدالحق نے لیتھو پر طبع کرا کے شائع کی۔

۲۸- عشق رسول :- اس موضوع پر بیسویں صدی میں کافی کتب شائع ہوئی ہیں جو مختصر اور درسی نوعیت کی بھی ہیں۔ ان میں سے کئی اہم سندھی کتابوں کے نام ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

۱- کامل رہنما :- مخدوم محمد صالح بھٹی

۲- ہمارے نبیؐ (اسانجو نبی) :- مولوی خیر محمد نظامانی

۳- رسول پاکؐ :- غلام محمد شاہوانی

۴- رسول پاکؐ :- مولانا عبدالواحد سندھی

۵- حالات نبویؐ :- علی خان ابڑو - ایم - اے

۶۔ سیرت پاکؐ :۔ شمس العلما میرزا قلیچ بیگ

۷۔ معجزاتِ محمدیؐ :۔ سید حسین علی شاہ ساکن میرپور بٹھورو

۸۔ سیرۃ النبیؐ :۔ از مولوی عبدالرحیم مگسی سابق استاد فقہ، سندھ مدرستہ الاسلام کراچی

۹۔ معراج محمدیؐ :۔ سید حسین علی شاہ ساکن میرپور بٹھورو

۱۰۔ دو جہانوں کا سردار :۔ (بنھی جھانن جو سردار) از مخدوم امیر احمد مرحوم

۱۱۔ رہبر اعظم :۔ از محمد اسحاق ہالائی

۱۲۔ سیرۃ خیر البشر :۔ مولوی محمد علی لاہوری

۱۳۔ ہمارے پیارے نبی (اسانجو پیارو نبی) قاضی عبدالرزاق مرحوم

۱۴۔ اسمائے نبی :۔ غلام محمد بٹھور

۱۵۔ شمائل ترمذی (صفات النبی) از مولانا محمد عثمان مہاجر مکی

۱۶۔ شمائل نبوی ۔ از مولوی عبدالکریم بھیرائی

۱۷۔ بنات الرسول۔ از حافظ محمد احسن چنہ

۱۸۔ حقیقت معراج۔ از مخدوم امیر احمد مرحوم

۱۹۔ اخلاق النبیؐ ۔ از مولوی دین محمد ادیب

۲۰۔ شاہ عرب۔ از الحاج محمد یعقوب ابڑو

۲۱۔ رتبۂ رسول ۔ از مولوی حکیم عبدالکریم چشتی مرحوم

۲۲۔ محمد مصطفیٰ ۔ از رشید احمد لاشاری مرحوم

۲۳۔ سرکار مدینہ ۔ از پروفیسر میک محمد عنایت اللہ

سندھ میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں عربی، فارسی اور سندھی میں جو ادبی ذخیرہ ہے، وہ اپنی نوعیت اور افادیت کے لحاظ سے بہت اہمیت رکھتا ہے، افسوس ہے کہ آج تک اس سلسلے میں کتب و مقالات کی کوئی جامع فہرست شائع نہیں کی گئی اور نہ کسی ادارے نے اس طرف توجہ دی کہ وہ انگریزی یا کسی دوسری زبان میں یہ کام کرے تاکہ سندھی ادب دیگر علاقوں اور زبانوں میں روشناس ہو سکے۔